جمعہ | 15- مئی 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029
CPL 61

جمعہ 15 مئی 1998ء 18 محرم 1419 ہجری 15 ہجرت 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 102

سچائی اطمینان بخشتی ہے

حضرت حسنؓ بن علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان اچھی طرح یاد ہے کہ شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو۔ شک سے مبرا یقین پر کاربند ہو جاؤ۔ کیونکہ یقین بخش سچائی اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ اضطراب اور پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

(بخاری کتاب البیوع باب تفسیر المشبہات)

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر سے ایک دیمک لگ جاتی ہے۔ ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں، کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسیطرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اسے یہاں تک جرأت اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افتراء کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک اَظلم ٹھہر جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) یعنی اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا باندھے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جھوٹ بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر جھوٹ کا خطرناک نتیجہ اور کیا ہو گا کہ انسان خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور اس کی آیات کی تکذیب کر کے سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ پس تمہارے لئے یہ ضروری بات ہے کہ صِدق اختیار کرو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 245)

اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی اور احمدیہ ٹیلی ویژن

○ 15 تا 17 مئی 98ء مجلس انصار اللہ جرمنی کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع آج خطبہ جمعہ کے ذریعہ اس کا افتتاح فرمائیں گے۔ خطبہ جمعہ حسب معمول پانچ بجے شام براہ راست ٹیلی کاسٹ ہو گا۔ اس کے بعد رات سوا نو بجے تک اجتماع کے مختلف پروگرام دکھائے جائیں گے۔ جن کی تفصیل الفضل کے گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔

جھوٹ ہر بیماری کی جڑ اور بڑی تباہی مچانے والی کمزوری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

آج خصوصیت کے ساتھ مشرقی قومیں جھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور اگرچہ مغرب میں بھی یہ بیماری داخل ہو رہی ہے مگر عملاً دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی اور ہمسایہ ملک ہندوستان میں بھی، بنگلہ دیش میں بھی اور افریقہ کے اکثر ممالک میں بھی جھوٹ اب ایک روزمرہ کی عادت بن چکا ہے۔ اور دنیا میں سب سے بڑی تباہی مچانے والی کمزوری جھوٹ ہے جو ایک عام کمزوری بن کے شروع ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جھوٹ سے باز رکھنے کے لئے جو نصائح فرمائیں ان میں ایک یہ بھی ہے۔

حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ یعنی ایسے گناہ جو بہت بڑے ہیں ان میں وہ جو بہت ہی بڑے بڑے ہیں ان کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا، ضرور بتائیں یا رسول اللہ۔ تو آپؐ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ یہ دونوں باتیں بیان فرمانے کے بعد آپؐ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آ کر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا سنو خبردار جھوٹ نہ بولنا، جھوٹ نہ بولنا، جھوٹ نہ بولنا، جھوٹ نہ بولنا۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کہ کاش حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں۔

اگرچہ جھوٹ کا ذکر تیسرے نمبر پر آیا مگر سب سے زیادہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جھوٹ پر آ کر جوش کا اظہار فرمایا اور بے اختیار بار بار یہ نصیحت فرماتے رہے کہ خبردار جھوٹ کے قریب تک نہ جانا۔ وجہ یہ ہے کہ جھوٹ سب گناہوں کی جڑ ہے۔ شرک بھی جھوٹ ہی کا نام ہے۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا بھی ایک جھوٹ ہے۔ درحقیقت جھوٹ کا جتنا بھی آپ تجزیہ کریں آپ اسی حد تک یہ معلوم کریں گے کہ ہر بدی کی جڑ جھوٹ ہی کی سرزمین میں ہے۔ جھوٹ کی زمین سے ہی تمام بدیاں پھوٹتی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ حضرت اقدس محمد ﷺ نے جھوٹ کا ذکر فرماتے ہوئے بار بار یہ تاکید فرمائی خبردار جھوٹ سے پرہیز، جھوٹ سے پرہیز، جھوٹ سے پرہیز، جھوٹ کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ہر بیماری کی جڑ ہے اور شرک بھی جھوٹ ہی سے پیدا ہوتا ہے اور جھوٹ ہی درحقیقت سب سے بڑا شرک ہے کیونکہ آپ اپنی روزمرہ کی زندگیوں کا گہری نظر سے مشاہدہ کر کے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ہر جھوٹ جو بولا جاتا ہے وہ کسی جھوٹے معبود کی خاطر بولا جاتا ہے اور فی ذاتہ انسان کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے

ایک بابرکت تحریک
بیوت الحمد سکیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی تحریک بیوت الحمد سے اللہ کے فضل و کرم اور احسان سے سینکڑوں خاندان فیض یاب ہو چکے ہیں اور فیض یاب ہو رہے ہیں۔

(90) نوے مکانات پر مشتمل بیوت الحمد کالونی جس میں تمام بنیادی رہائشی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں تعمیر ہو چکی ہے۔ اس خوبصورت و دلکش اور پرفضا کالونی میں 84 خاندان آباد ہو چکے ہیں۔ ابھی اس کالونی کے پہلے مرحلے میں دس مکانات تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں میں رہنے والے ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے مکانوں کی مرمت اور توسیع کے لئے ایک خطیر رقم پیش کی جا چکی ہے اور ابھی بہت سے خاندان اپنے مکانوں کی مرمت و توسیع کے لئے مخیر حضرات کے تعاون کے منتظر ہیں۔

یہ تمام کام احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ کالونی کی تکمیل اور مستحق خاندانوں کے مکانات کی جزوی تعمیر کے لئے اس تحریک میں حسب استطاعت شمولیت فرماویں۔

اس تحریک میں شمولیت کے لئے جو رقم بھی آپ اپنی توفیق کے مطابق پیش کرنا چاہیں پیش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو توفیق عطا فرماوے کہ اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں۔ آمین۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سکیم)

جو خدا کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

15 - ہجرت 1377 ہش   15 مئی 1998ء

یہی راز ہے

دنیا میں ہر طرف بے چینی اور بے قراری ہے۔ ہر شخص مضطرب اور پریشان نظر آتا ہے۔ اور یہ بات آج کی نہیں ہمیشہ سے ہے۔ اور انسانی تاریخ اسی سے عبارت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان جو کچھ چاہتا ہے وہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کی تمنائیں اور خواہشات بہت اونچی ہیں۔ اور موت اور دکھ اور قدرتی آفات و مصائب اور مشکلات اس کو ہر طرف سے گھیرے ہوتی ہیں۔ اس لئے انسانی امل یعنی امید اور خواہش اور اجل یعنی موت میں ایک ابدی جنگ جاری ہے جس میں لازماً موت غالب آتی ہے اور بلند خواہشات کی لکیر کاٹی جاتی ہے۔

دوسری طرف خدا نے انسان کے اطمینان کے لئے جو حقیقی طریق مقرر فرمایا ہے انسان کی بھاری اکثریت اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ وہ دراصل خدا کی ہستی ہے جس کے عرفان کے لئے آدمی کو پیدا کیا گیا ہے۔ مگر وہ ٹھنڈی ہواؤں سے دور رہ کر گرم ہواؤں سے جھلسنا اپنا مقدر بنا لیتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے معرفت کا یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ انسان کے اندر جو یہ جستجو اور تلاش کا مادہ رکھا گیا ہے یہ دراصل اس اعلیٰ اور برتر ہستی کی تلاش کے لئے ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور جس تک پہنچنا انسان کی علّت غائی ہے پس ہر بچہ جو اضطراب کے ساتھ ماں کی طرف لپکتا ہے وہ اسی محبت کا پرتَو اور تلاش کا مظہر ہے جو انسانی سرشت میں رکھی گئی ہے۔ جب وہ بچہ ماں کو پا لیتا ہے تو اسے اطمینان نصیب ہو جاتا ہے۔

یہی سادہ سی بات ہے جس سے انسان آنکھیں چُراتا ہے اور فانی اور وقتی لذّتوں کی تلاش میں ساری زندگی گذار دیتا ہے اور قلق اور جلن اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔

مگر وہ لوگ جو اس راز کو پا لیتے ہیں وہ ہزاروں دکھوں اور مصائب کی آندھیوں اور گرجتی بجلیوں میں بھی اطمینان اور سکونِ قلب کی دولت سے مالا مال رہتے ہیں کیونکہ ان کا رابطہ اس خدا سے ہو جاتا ہے جس کے اشاروں سے کائنات کی طنابیں بندھی ہوتی ہیں۔ جو سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار اور سب غم خواروں سے بڑھ کر غم خوار ہے۔ اس کو پا کر انسانی پیدائش کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور انسان کا نفس مطمئن ہو کر خدا کو جان دیتا ہے۔

اطمینان اور تسلی کا یہی راز ہے مگر اسے اختیار کرنے والے کم ہیں۔

آپ نے اچھی ادائیگی کی

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا آپؐ سے قرض ادا کرنے کا تقاضہ کیا اور بڑی گستاخی سے پیش آیا آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کو بڑا غصہ آیا اور اسے ڈانٹنے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اسے کچھ نہ کہو کیونکہ جس نے لینا ہو وہ کچھ کہنے کا بھی حق رکھتا ہے پھر آپؐ نے فرمایا اسے اس عمر کا جانور دے دو جس عمر کا اس نے وصول کرنا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس وقت اس سے بڑی عمر کے جانور موجود ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہی دے دو۔ کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنا قرض زیادہ عمدہ اور اچھی صورت میں ادا کرتا ہے۔ اس شخص نے جاتے ہوئے کہا آپ نے ادائیگی کی اور بہت اچھی ادائیگی کی۔

(بخاری کتاب الاستقراض باب استقراض الابل و حسن القضاء)

نعرۂ مستانہ

نِرالا مست ہوں زاہد بھی مشتاقانہ آتا ہے
کبھی چھُپ چھُپ کے آتا تھا اب آزادانہ آتا ہے

بڑی مشکل ہے وہ بھی مُنحرف ہیں دل بھی بَرگشتہ
نہ وہ آتے ہیں قابو میں نہ یہ دیوانہ آتا ہے

یہ میری خُفتہ بختی خواب میں بھی وہ نہیں آتے
اور آتے ہیں تو یوں جیسے کوئی بیگانہ آتا ہے

کہاں رُکتا ہے ذکرِ بَادہ وَ مِینا و ساغر سے
جہاں بھی واعظ آ جائے وہیں مَیخانہ آتا ہے

وہی کھنچنا، وہی ملنا، وہی چلنا، وہی رُکنا
مگر خنجر کو بھی اندازِ معشوقانہ آتا ہے

حَرَم کی راہ بھی خالی نہیں خطراتِ پیہم سے
الٰہی کیا کروں بُتخانے پر بتخانہ آتا ہے

مرے دل سے گئی ہے آرزو اُن کی نہ جائے گی
مگر میرا خیال اُن کو نہ آئے گا نہ آتا ہے

زیارت گاہ بن بیٹھا ہے اُن کا دیکھنے والا
کہ اِک عالَم کا عالَم روز مشتاقانہ آتا ہے

فقط اس آس پر جیتا رہا مَیں ناتواں برسوں
کہ اک ساعت میں وہ مغرور محجوبانہ آتا ہے

یہ فیضِ خاص ہے مختارؔ ابنِ شاہِ مینؔا[1] کا
کہ لب پر شعر بن کر نعرۂ مستانہ آتا ہے

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

[1] حضرت امیر مینائی

★ ★ ★ ★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

گزشتہ سے پیوستہ

آسمان روحانیت کاایک درخشندہ ستارہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

جذبہ اطاعت بعد میں حضرت عثمانؓ نے اپ کو کوفہ میں امیر مقرر فرما دیا اور قضاء اور بیت المال کی ذمہ داریاں بھی اپ کے سپرد رہیں۔ پھر جب بعض مصالح کی بناء پر حضرت عثمانؓ نے آپ کو امارت سے ہٹا کر مدینے واپس بلایا تو کوفہ والے آپ کو جانے نہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ یہیں رہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کوئی آپ کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔ اس پر حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کی اطاعت مجھ پر واجب ہے اور میں ہرگز گوارا نہیں کر سکتا کہ ان کی نافرمانی کر کے فتنے کا کوئی دروازہ کھولوں۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد نمبر4 صفحہ 103)

اور یوں آپ خلیفہ وقت کی کامل اطاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مدینہ واپس آگئے۔

فکر عاقبت مدینے میں آکر ایک دفعہ بیمار ہوگئے تو سخت گھبراہٹ آپ پر طاری ہوئی صحابہؓ نے کہا کہ ہم نے تو کبھی بیماری میں آپ کو ایسا پریشان نہیں دیکھا جیسا اس بیماری میں آپ فکر مند ہوئے ہیں۔ فرمانے لگے اس بیماری نے مجھے اچانک آن دبوچا ہے اور میں ابھی اپنے آپ کو آخرت کے سفر کے لئے تیار نہیں پاتا ہوں۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد زیر عبداللہ بن مسعود)

باوجودیکہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی تھی۔

(اکمال فی اسماء الرجال ذکر عبداللہ بن مسعود)

پھر بھی خدا خوفی اور انکسار کا یہ عالم تھا کہ کہا کرتے تھے اے کاش مرجانے کے بعد میں اٹھایا نہ جاؤں اور حساب کتاب سے بچ جاؤں۔

(طبقات الکبریٰ ابن سعد زیر عبداللہ بن مسعود)

فراخی میں سادگی آپ کے مالی حالات خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنے اچھے ہو گئے تھے کہ آخری عمر میں آپ نے اپنا وظیفہ لینا بھی چھوڑ دیا تھا۔

(اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ زیر عبداللہ)

اس فارغ البالی کی حالت میں جبکہ نوے ہزار درہم آپ کا ترکہ تھا۔ اپنے کفن کے بارے میں یہی وصیت کی کہ وہ سادہ چادروں کا ہو اور قیمتی نہ ہو۔ نیز یہ خواہش کی کہ عثمانؓ بن مظعون۔۔ (ابتدائی زمانہ اسلام میں قربانی کرنے والے صحابی جو جوانی میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے)۔۔ کے پہلو میں انہیں دفن کیا جائے۔

(طبقات الکبریٰ ابن سعد زیر عبداللہ بن مسعود)

سفر آخرت آپ کی وفات سے چند روز قبل ایک شخص نے مدینے آکر آپ کو اپنی خواب سنائی کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہیں اور عبداللہ بن مسعود نیچے بیٹھے ہیں حضورؐ فرما رہے ہیں کہ اے ابن مسعود اتنی بھی کیا بے مروتی ہے بس اب میرے پاس آجاؤ۔ آپ نے اس شخص کو قسم دیکر پوچھا کہ کیا واقعی تم نے یہ خواب دیکھی ہے۔ اور پھر فرمایا کہ اب میرا جنازہ پڑھے بغیر مدینے سے واپس نہ جانا۔ اور اس کے چند روز بعد ہی آپ کی وفات ہو گئی۔

(اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ زیر عبداللہ)

32ھ میں آپ کی وفات ہوئی عمر ساٹھ برس سے کچھ اوپر تھی۔ حضرت عثمانؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(طبقات الکبریٰ ابن سعد زیر عبداللہ بن مسعود)

اور آپ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (اکمال فی اسماء الرجال ذکر عبداللہ بن مسعود)

آخری وصیت آپ نے اپنی آخری وصیت میں اپنے غلاموں پر بھی احسان کیا اور ہدایت کی کہ جو غلام پانچ سو درہم کی معمولی رقم بھی ادا کر دے اسے آزاد کر دیا جائے۔ اپنے دینی بھائی حضرت زبیرؓ بن العوام کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی قائم فرمودہ مواخات کا حق بھی خوب ادا کیا اور ان پر کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے وصیت فرمائی کہ آپ کے جملہ مالی امور کی نگرانی اور سپرد داری حضرت زبیرؓ اور انکے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زبیر کے ذمہ ہوگی اور ان کے خاندانی معاملات میں ان کے فیصلے قطعی اور نافذ العمل ہوں گے۔ اور آپ کی کسی بچی کی شادی ان دونوں کے مشورے کے بغیر نہیں ہوگی البتہ ان کی بیوہ زینبؓ پر ایسی کوئی پابندی نہ ہوگی۔

(طبقات الکبریٰ ابن سعد زیر عبداللہ بن مسعود)

منفرد مقام آپ کی وفات پر حضرت ابو موسیٰ نے ابو مسعود سے کہا آپ کا کیا خیال ہے عبداللہؓ بن مسعود نے اپنے بعد ایسی خوبیوں والا اور کوئی شخص پیچھے چھوڑا ہے۔ ابو مسعود کہنے لگے بات یہ ہے کہ یہ شرف و سعادت تو واقعی انہیں حاصل ہے کہ نبی کریم کی خدمت میں جب ہم حاضر نہیں ہو سکتے تھے تو یہ آپؐ کی خدمت کی توفیق پاتے اور آپ کی صحبتوں سے فیضیاب ہوتے تھے۔

(طبقات الکبریٰ ابن سعد زیر عبداللہ بن مسعود)

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بہت عابد و زاہد انسان تھے اور اس لحاظ سے صحابہ میں آپکا ایک خاص مقام تھا آپؐ کی صحبت میں بیٹھنے والے تمیم بن حرام کا کہنا ہے کہ میں بہت صحابہؓ کی مجالس میں بیٹھا ہوں مگر عبداللہؓ بن مسعود کی دنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رغبت کی اپنی ہی شان تھی۔ اور ان کا یہ انداز اور طریق مجھے بہت ہی بھلا معلوم ہوتا تھا۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ زیر عبداللہ بن مسعود)

حضرت عبداللہ کے علمی مرتبہ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جن چار بزرگ صحابہؓ سے قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے کی ہدایت فرمائی ان میں پہلے نمبر پر عبداللہؓ بن مسعود کا نام نامی تھا۔

(بخاری کتاب المناقب مناقب عبداللہ بن مسعود)

حضرت عبداللہؓ بن عمر کہا کرتے تھے کہ جب سے میں نے نبی کریم ﷺ سے قرآن سیکھنے والوں میں پہلے نمبر پر عبداللہؓ بن مسعود کا نام سنا ہے اس وقت سے مجھے ان سے ایک دلی محبت ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر2 صفحہ 163 دار الفکر العربی بیروت)

علمی مرتبہ آپ کے علمی مقام اور مرتبہ کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب معاذ بن جبلؓ کی وفات کا وقت آیا اور ان سے درخواست کی گئی کہ ہمیں کوئی نصیحت کریں تو انہوں نے فرمایا کہ علم اور ایمان کا ایک مقام ہے جو بھی انکو حاصل کرنیکی کوشش کرتا ہے۔ کامیاب ہوتا ہے اور پھر علم اور ایمان سیکھنے کے لئے معاذ بن جبلؓ نے جن چار عالم باعمل بزرگوں کے نام لئے ان میں عبداللہ بن مسعودؓ کا نام نامی بھی تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر5 صفحہ 243 دار الفکر العربی بیروت)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دین کی سمجھ اور اجتہاد کی بصیرت سے نوازا تھا۔ اور اس کے ذریعہ آپ امت کی رہنمائی فرماتے رہے۔ حضرت عمرؓ جیسے بزرگ خلیفہ بھی آپ کے علمی مرتبت کی وجہ سے آپ کا احترام فرماتے اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت زیدؓ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم امیر المومنین حضرت عمرؓ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دبلا پتلا پستہ قد کا شخص مجلس میں آیا ان کی طرف دیکھ کر حضرت عمرؓ کا چہرہ تمتما اٹھا اور فرمانے لگے علم سے بھرا ہوا برتن، علم سے بھرا ہوا برتن۔ آپ نے یہ الفاظ تین دفعہ فرمائے اور جب وہ بزرگ قریب آئے تو ہم نے دیکھا کہ وہ بزرگ حضرت عبداللہؓ بن مسعود تھے۔

(طبقات ابن سعد زیر عبداللہ بن مسعود)

سنتِ رسولؐ کی پابندی حضرت عبداللہ بن مسعود سنت نبویؐ پر خوب کاربند تھے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ رسول کریمؐ کے دو صحابہ سے ایک صحابی روزہ افطار کرنے میں بھی جلدی کرتا ہے یعنی غروب آفتاب کے ساتھ ہی افطار کرتا ہے اور نماز بھی جلدی ادا کر لیتا ہے۔ (یعنی غروب آفتاب کے معاًبعد)۔ جبکہ ایک دوسرے صحابی یہ دونوں کام نسبتاً تاخیر سے کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ جلدی کون کرتا ہے آپ کو بتایا گیا کہ عبداللہؓ بن مسعود ایسا کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریمؐ کا بھی یہی دستور تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر6 صفحہ 48 دار الفکر العربی بیروت)

سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے کے شوق و جذب کا یہ عالم تھا کہ صحابہ سے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد جب یہ سوال کیا جاتا کہ نبی کریم ﷺ سے عادات و خصائل اور سیرت و شمائل کے لحاظ سے آپؐ کے صحابہ میں سے قریب ترین کون ہے جس کا طریق ہم بھی اختیار کریں تو حضرت حذیفہؓ بیان فرماتے تھے کہ میرے علم کے مطابق چال ڈھال گفتگو اور اخلاق و اطوار کے لحاظ سے عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنی امت کے لئے وہی باتیں پسند ہیں جو عبداللہ بن مسعود کو مرغوب ہیں۔

(بخاری کتاب المناقب باب عبداللہ بن مسعود)

اسی طرح بزرگ صحابہ کہا کرتے تھے کہ عبداللہ بن مسعودؓ اللہ تعالیٰ سے قرب اور تعلق میں غیر معمولی مقام رکھتے ہیں۔

(ترمذی ابواب المناقب باب عبداللہ بن مسعود)

نبی کریم ﷺ اپنے جن جن صحابہؓ کے نمونہ کو مشعل راہ بنانے کے لئے بطور خاص ہدایت فرماتے تھے ان میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے علاوہ عبداللہ بن مسعودؓ کا نام نامی بھی شامل ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے عبداللہ بن مسعود کے طریق کو مضبوطی سے پکڑلو۔

(ترمذی ابواب المناقب باب عبداللہ بن مسعود)

طہارت و نفاست نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ صحبت نے مکہ کے اس غریب چرواہے کو ایک نفیس اور ظاہری اور باطنی دونوں لحاظ سے ایک پاک و صاف وجود بنا دیا تھا۔ چنانچہ آپ صفائی پاکیزگی اور نفاست کا غیر معمولی خیال رکھتے تھے۔ آپ کے خادم تقیع بیان کیا کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بہترین قسم کا سفید رنگ کا لباس زیب تن فرماتے تھے اور اعلیٰ درجہ کی خوشبو استعمال فرماتے تھے۔ اسی طرح حضرت طلحہؓ بیان کیا کرتے تھے کہ حضرت عبداللہؓ ایسی اعلیٰ درجہ کی منفرد خوشبو استعمال فرماتے تھے کہ رات کے اندھیرے میں بھی اپنی خاص قسم کی خوشبو سے پہچانے جاتے تھے۔

(طبقات ابن سعد زیر لفظ عبداللہ بن مسعود)

جاری ہے

دعا کا اثر

مستری علم دین صاحب ربوہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قادیان میں مجھے کئی دن تک کام نہ ملا۔ چنانچہ میں اور علی محمد صاحب نے مغل پورہ جاکر کام تلاش کرنے کا پروگرام بنایا۔ جاتے ہوئے راستے میں حضرت مولوی شیر علی صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ ہم نے مصافحہ کے بعد عرض کیا کہ کام کے لئے جا رہے ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارے لئے یہ سفر بابرکت کرے۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے وہیں کھڑے کھڑے ہمارے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔ ہم ابھی مغل پورہ اسٹیشن پر اترے ہی تھے کہ حضرت مولوی صاحب کی دعا کا یہ اثر دیکھا کہ ایک سکھ آوازیں لگا کر مستری طلب کر رہا تھا۔ چنانچہ ہم نے اس کو غیبی امداد سمجھا اور اس کے ہاں کام شروع کر دیا۔ یہ آپ کی دعا کا اثر تھا کہ خدا تعالیٰ نے ہماری مالی پریشانی کو دور فرما دیا۔

(مصباح مارچ 96ء)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ صباح الدین احمد

امامت کا سچا عاشق ایک نابغہ روزگار وجود

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ایک نابغۂ روزگار شخصیت تھے۔ صاحب اختیار ہونے کے باوجود طبیعت میں انکساری کمال درجہ کی تھی امامت کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے اور ہر احمدی سے اسی نمونہ کا تقاضا کرتے تھے۔

خاکسار کو یاد ہے کہ حضرت امام جماعت الثانی کے وصال کے موقع پر مجھے حضرت صاحب کے جسد مبارک کے پاس رات ڈیوٹی ادا کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ صبح حضرت میاں صاحب نے مجھے پوچھا کہ کیا تم نے امامت ثالثہ کی بیعت کرلی ہے میں نے عرض کی کہ بیعت کے بعد میری ڈیوٹی شروع ہوئی تھی۔ اس وقت ہی میں نے محسوس کیا کہ امامت کے بارے میں آپ کتنے حساس ہیں اور دوسروں کی بہبود کا آپ کو کتنا خیال ہے۔

آپ کی وفات کے بعد آپ کے ساتھ کام کرنے والے کارکن اس صدمہ سے کافی متاثر تھے۔ کئی تو آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے زار و قطار رو پڑے ایک کارکن کہنے لگے کہ مجھے یاد نہیں کہ حضرت میاں صاحب نے کسی بھی ضرورت یا کام کے وقت دلجوئی نہ کی ہو بلکہ آپ نے ہمیشہ ہر طور پر امداد کی اور ڈھارس بندھائی۔

اس طرح ایک اور صاحب نے مجھے بتایا کہ حضرت میاں صاحب مربیان اور واقفین زندگی کیلئے ہمدردی اور دلی محبت کا خاص جذبہ رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کو مکان کی ضرورت تھی۔ اور کوارٹر کے حصول میں بعض دقتیں تھیں۔ آپ نے فوری طور پر حکم دیا کہ انہوں نے ملک سے باہر خدمت کے لئے جانا ہے شام تک رہائش کا انتظام ہونا چاہئے تاکہ یہ اپنی فیملی کی طرف سے مطمئن ہو کر جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

گھبراتے کیوں ہو خاکسار جب بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا آپ ہمیشہ ہمدردی سے پیش آتے اور گزارشات پر توجہ فرماتے ایک مرتبہ میں ایک معاملہ میں سخت پریشانی کی حالت میں حاضر ہوا آپنے نہ صرف وہ مسئلہ حل کردیا بلکہ فرمایا گھبراتے کیوں ہو۔ اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔ ہر مشکل میں ہمت سے کام لینا چاہئے۔ اس طرح ایک موقع پر آپ نے مجھے کسی سے ملنے بھیجا میرے ساتھ ایک اور صاحب بھی تھے۔ آپ نے نصیحت فرمائی کہ اپنی بات بغیر جھجکے بغیر کسی تمہید کے کھل کر بیان کرنا اللہ پر توکل ہونا چاہئے اور اسی کا تقویٰ مدنظر ہونا چاہئے۔

بادی النظر میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آپ بے خبری میں سرسری نظر ڈال کر گزر جاتے ہیں۔ لیکن حقائق و شواہد بتاتے ہیں کہ آپ کی نظر عمیق ہر معاملہ کا تفصیل سے جائزہ لے لیتی تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے نزدیک ہر کارکن کا ایک دائرہ عمل ہے جس کے اندر رہتے ہوئے۔ آپ مداخلت نہیں کرتے لیکن جب وہ اس دائرہ سے باہر جاتا ہے تو تنبیہہ یا گرفت کا وقت آجاتا ہے۔

آپ کی طبیعت بہت متوازن تھی انتظامی امور میں مناسب اور ضروری سختی اور عام حالات میں کھل کر احسان، غرباء اور ضرورتمند آپ کے در سے خالی جاتے نظر نہ آتے تھے۔

شجاعت دوسری طرف بہت نڈر اور شجاع تھے۔ 1953ء میں جبکہ جماعت پر بہت نازک وقت تھا ہم سکول کے طلباء بھی اپنی بساط کے مطابق اس موقع پر ڈیوٹی دیتے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ حضرت میاں صاحب رات کے اندھیرے میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ گھوڑوں پر سوار ربوہ سے باہر دور دور تک حالات کا جائزہ لے رہے ہیں۔

حسن انتظام اسی طرح ہم نے بچپن میں آپ کو لنگر خانہ نمبر1 میں بطور ناظم ڈیوٹی دیتے دیکھا ہے۔ اس ہنگامے میں اور بڑا لنگر خانہ ہونے اور قیامگاہوں کو کھانا مہیا کرنے کی وجہ سے بہت ذمہ داری کا مقام تھا آپ وقار اور حکمت سے حسن انتظام فرماتے۔ ایک موقع پر ایک انچارج مہمان نواز اپنی فوری ضرورت کی وجہ سے گیٹ میں اپنے کارکنوں کے ساتھ داخل ہو گئے اور فوری کھانے کے حصول کے لئے اصرار کرنے لگے آپ نے فرمایا کہ جو طریق ہے اسی پر کھانا ملے گا آپ کھڑکی پر جائیں البتہ آپ کی فوری ضرورت کے پیش نظر آپ کو پہلے مل جائے گا نظام توڑ کر یہاں سے نہیں مل سکتا حضرت میاں صاحب کے لنگر خانہ میں ہی حضرت امام جماعت جلسہ کے ڈیوٹیوں کے آخری روز تشریف لاتے اور کارکنوں کے ساتھ مل کر چولہوں کے پاس بیٹھ کر مٹی کے برتنوں میں کھانا تناول فرماتے۔ ایک عجیب نظارہ ہوتا تھا۔ ہر کارکن جذبہ خدمت سے معمور اپنے فرائض بجالا رہا ہوتا تھا۔ حضرت میاں صاحب اس موقع پر پوری تندہی اور ذمہ داری سے ہر کام کی نگرانی فرمارہے ہوتے تھے۔ آٹا گوندھنے والے روٹی لگانے والے۔ دیگوں کے باورچی ان کے ساتھی اور مزدور سب قطار باندھ کر حضرت امام ثانی اور بعد میں حضرت امام ثالث کو عقیدت سے سلام کرتے اور حضرت صاحب ان میں سے اکثر کو پہچان کر گفتگو فرماتے۔

عاجزی حضرت میاں منصور احمد صاحب کا ایک بڑا وصف یہ تھا کہ آپ میں خودنمائی یا ریاء نام کو نہ تھا۔ اتنا بڑا مقام پانے کے باوجود سادگی اور بے تکلفی کی جھلک نمایاں نظر آتی تھی۔ آپ امامت کے ایک ادنیٰ سپاہی بن کر کام کرتے تھے۔ آپ سٹیج پر آنے سے احتراز کرتے تھے اگر امامت جماعت کی طرف سے حکم صادر ہوتا تو پھر آپ مجلس کی صدارت افتتاح و اختتام یا نکاح شادی وغیرہ پر تشریف لاتے ورنہ پرہیز فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ اپنی عبادات میں بھی کوئی دکھاوا نہ ہونے دیتے۔ جن دنوں صحت مند تھے ایک کونے میں عبادت کرتے اور خموشی سے چلے جاتے گھٹنے میں تکلیف کے بعد مجبوراً کرسی پر بیٹھ کر عبادت کرتے انکی کرسی یا تو ایک کونے میں ہوتی یا پھر بیت سے باہر۔

آپ شکار کے شوقین تھے۔ یہی ایک تفریح تھی جس کے لئے آپ جاتے تھے۔ شکار میں مہارت اور نشانہ آپ نے وراثت میں پایا تھا۔

سادگی اور بے تکلفی غذا میں سادگی تھی۔ جسمانی ضروریات کے لئے جو غذا آپ ضروری سمجھتے تھے۔ طبی مشورہ نہ بھی ہو استعمال فرمالیتے تھے۔ جیسا کہ خاکسار کو بھی موقع ملا کہ حضرت میاں صاحب اور حضرت باجی جان (صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ) کے ہمراہ دوپہر کو پراٹھے کھائے۔

آپ ہاتھ سے کام کرنے کو بالکل عار نہیں سمجھتے تھے۔ میں نے گھر میں کئی مرتبہ آپ کو کام کرتے دیکھا آپ بندوق وغیرہ کھول کر درست کر رہے تھے آپ کو اللہ تعالیٰ نے تکنیکی ذہن دیا تھا مختلف مشینوں اور کلوں کو خود ہی درست فرما لیتے تھے۔ ربوہ میں ابتداء میں آپ نے ایک پنکھوں وغیرہ کی فیکٹری لگائی تھی۔ وہاں مستریوں اور فورمینوں کو آپ کام کا نمونہ دیکر سکھاتے تھے۔ میرے چھوٹے بھائی عزیز رواح الدین نے بھی آپ کی فیکٹری میں کام کیا ہے۔ آپ خود اسے کام سکھاتے تھے۔ آپ کی فیکٹری کا ایک پنکھا تقریباً 30 سال گزر جانے کے باوجود اب تک ہمارے ہاں درست کام کر رہا ہے۔

دلداری آپ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کا بہت خیال فرماتے تھے ایک مرتبہ دارالضیافت کا ایک کارکن اپنی ذاتی وجوہات کی بناء پر انجمن کی ملازمت چھوڑ گیا اس کے پراویڈنٹ فنڈ کی کارروائی طریق کار کے مطابق ہو رہی تھی لیکن اسے رقم کی فوری ضرورت تھی اس کارکن نے مجھے بتایا کہ وہ حضرت میاں صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ مجھے رقم کی جلد ضرورت ہے۔ حضرت میاں صاحب نے دفتر سے دریافت فرمایا دفتر نے بتایا کہ طریق کار کے مطابق ابھی کارروائی میں دیر لگے گی۔ محترم میاں صاحب نے اس کی ضرورت کے پیش نظر اپنی جیب سے اس کی رقم ادا کردی۔ آپ آسانی سے کہہ سکتے تھے کہ حساب اور کارروائی ہونی ہے ابھی ممکن نہیں۔ لیکن آپ نے اس کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے پاس سے رقم عطاء فرمادی۔

خاکسار نے کئی مرتبہ بعض ضرورتمندوں کی ضرورت کے متعلق حضرت میاں صاحب کی خدمت میں سفارش عرض کی آپ نے کمال شفقت و احسان سے میری حقیر سفارش کو قبول فرمالیا۔ ایک بار آپ نے فرمایا تم خود ہی میری طرف سے فون پر کام کرنے کے لئے کہہ دو۔

زراعت میں مہارت آپ کو زراعت کا بھی شوق تھا اپنی زمینوں پر باقاعدگی سے تشریف لے جاتے۔ پیداوار میں اضافے کے لئے اچھا بیج منتخب فرماتے اور کھاد پانی اور زمین کی تیاری کا خاص خیال رکھتے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی فصل عام اوسط پیداوار سے زیادہ اور اچھی جنس نکالتی آپ کے ایک پرانے کارکن نے مجھے بتایا کہ آپ ایک بڑے زمیندار اور اچھے منتظم کی طرح چھوٹے چھوٹے معاملات کارندوں پر چھوڑ دیتے اور نصیحت فرماتے کہ یہ تمہارا کام ہے ان مسائل کو خود حل کرو اگر کوئی چوری وغیرہ یا دوسرا مسئلہ ہو جاتا تو آپ فرماتے کہ یہ کارندوں کا کام ہے چور تلاش کریں۔ مجرم پکڑے جانے کی صورت میں تنبیہہ کرکے معاف فرمادیتے۔ اگر کوئی مزارعہ یا کارکن امداد لینے آتا تو فوراً اس کی مدد کا حکم فرماتے۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابتدا سے ہی ذیلی تنظیموں حفاظت مرکز اور جماعتی ذمہ داریوں کو نبھانے میں پیش پیش تھے۔

ایسے قیمتی وجود کی جدائی سے ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو مزید ایسے خادمان سلسلہ کو پیدا کرکے پورا کرے اور آپ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام سے سرفراز فرمائے۔

☆......☆......☆......☆

عظیم لائبریریاں

- سٹیٹ لائبریری ماسکو جس میں ڈیڑھ کروڑ کتب ہیں۔
- نیویارک پبلک لائبریری میں ایک کروڑ سے زیادہ کتابیں ہیں۔
- کینیڈا کی لینن گراڈ سائنس اکیڈمی لائبریری میں 80 لاکھ کے قریب کتابیں ہیں۔
- امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی لائبریری میں 71 لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں۔
- لندن کی برٹش میوزیم لائبریری میں 60 لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں۔
- پیرس کی نیشنل لائبریری میں 60 لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں۔
- ٹوکیو کی نیشنل لائبریری میں بھی 46 لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں۔
- امریکہ کی کولمبیا یونیورسٹی لائبریری میں کتابوں کی تعداد 30 لاکھ سے تجاوز کرچکی ہے۔
- رائیل لائبریری اسٹاک ہوم میں 9 لاکھ کے قریب کتب موجود ہیں۔
- لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری میں ساڑھے چھ لاکھ سے زیادہ کتب موجود ہیں۔
- مشہد امام رضا کے روضہ مبارک کی لائبریری میں چھ لاکھ کتب ہیں۔
- امپریل لائبریری کلکتہ میں 5 لاکھ کتب ہیں۔
- پنجاب پبلک لائبریری میں 4 لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں۔
- خلافت لائبریری ربوہ میں تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد کتابیں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج کا دن 15- مئی 15th May

تاریخ عالم

1174ء صلاح الدین ایوبی مصر کے حکمران بنے۔

صلاح الدین ایوبی 1137ء میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے خلیفہ بغداد کی فوجوں کی مصر میں قیادت کی اور عیسائیوں کو شکست دی۔ اس پر ان کو مصر اور شام کا حکمران بنا دیا گیا۔ اس وقت ان کی عمر 36 سال تھی۔ اس کے بعد انہوں نے بہت سی فتوحات حاصل کیں۔

1187ء میں تیسری صلیبی جنگ شروع ہوئی۔ اور صلاح الدین ایوبی نے صلیبیوں کو کئی جنگوں میں شکست دی اور 20- ستمبر 1187ء کو بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا اور 4- اکتوبر 1187ء کو 90 برس کے بعد مسلمانوں کا قبلہ اول پھر ان کے قبضہ میں آگیا۔

صلاح الدین ایوبی ایک رحم دل بادشاہ تھے اور رحم و کرم اور عدل و احسان کا مجسمہ تھے۔ انہوں نے اپنے خلاف لڑنے والے عیسائیوں سے بھی ایسی دریادلی کا سلوک کیا کہ آج تک یورپی تاریخ دان بھی ان کے لئے رطب اللسان ہیں۔

1859ء فرانسیسی سائنس دان

پیری کیوری (Pierre Curie) پیدا ہوا۔

پیری کیوری نے پولینڈ نژاد خاتون سائنس دان میری سکولڈووسکی سے شادی کی۔ ان دونوں سائنس دانوں نے مل کر 1898ء میں پولونیم اور ریڈیم کی دریافت کی جس پر ان کو 1903ء میں نوبیل پرائز سے نوازا گیا۔

ریڈیالوجی کا شعبہ جو ان دونوں سائنس دانوں کی کوششوں کا مرہون منت ہے اس سے کینسر اور بعض جلدی بیماریوں کا علاج بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

تاریخ احمدیت

1907ء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہوئی۔

وجہ تصنیف اس عظیم الشان کتاب کی وجہ تصنیف حضرت صاحب کے الفاظ میں یہ تھی:- "اس زمانہ میں جس طرح اور صدہا طرح کے فتنے اور بدعتیں پیدا ہو گئی ہیں اسی طرح یہ بھی ایک بزرگ فتنہ پیدا ہو گیا ہے کہ اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ کس درجہ اور کس حالت میں خواب یا الہام قابل اعتبار ہو سکتا ہے اور کن حالتوں میں اندیشہ ہے کہ وہ شیطان کا کلام ہو نہ خدا کا اور حدیث النفس ہو نہ حدیث الرب...... سو ان کی یہ نشانی ہے کہ خدا کے فضل کی بارشیں ان پر ہوتی ہیں اور خدا کی قبولیت کی ہزاروں علامتیں اور نمونے ان میں پائے جاتے ہیں جیسا کہ ہم اس رسالہ میں (اللہ نے چاہا تو) ذکر کریں گے۔ لیکن افسوس کہ اکثر ایسے ہیں کہ ابھی شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہیں مگر پھر بھی خوابوں اور الہاموں پر بھروسہ کر کے اپنے ناراست اعتقادوں اور ناپاک مذہبوں کو ان خوابوں اور الہاموں سے فروغ دینا چاہتے ہیں۔ بلکہ بطور شہادت ایسی خوابوں اور الہاموں کو پیش کرتے ہیں...... یہ وہ خرابیاں ہیں جو اس ملک میں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور ایسے لوگوں میں بجائے دینداری اور راستبازی کے بیجا تکبر اور غرور پیدا ہو گیا ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ حق اور باطل میں فرق کرنے کے لئے یہ رسالہ لکھوں۔"

یہ کتاب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک عظیم شاہکار ہے جس سے آپ کی سچائی بھی سورج کی طرح ثابت ہو جاتی ہے اور (دین حق) کا زندہ مذہب ہونا بھی!

کتاب کے چار باب وحی کی حقیقت واضح کرنے کے لئے حضرت صاحب نے یہ کتاب چار ابواب میں تقسیم فرمائی۔ باب اول ان لوگوں کے بیان میں جن کو بعض سچی خوابیں آتی ہیں۔ یا بعض سچے الہام ہوتے ہیں لیکن ان کو خدا تعالیٰ سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

باب دوم ان لوگوں کے بیان میں جن کو بعض اوقات سچی خوابیں آتی ہیں یا سچے الہام ہوتے ہیں۔ اور ان کو خدا تعالیٰ سے کچھ تعلق ہے لیکن بڑا تعلق نہیں۔ باب سوم ان لوگوں کے بیان میں جو خدا تعالیٰ سے اکمل اور اصفیٰ طور پر وحی پاتے ہیں اور کامل طور پر شرف مکالمہ اور مخاطبہ ان کو حاصل ہوتا ہے اور خوابیں بھی ان کو فلق الصبح کی طرح سچی آتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے اکمل اور اتم اور اصفیٰ تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ کے پسندیدہ نبیوں اور رسولوں کا تعلق ہوتا ہے۔ باب چہارم حضرت صاحب کے اپنے حالات کے بیان میں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے حضرت صاحب کو ان اقسام ثلاثہ میں سے کس قسم میں داخل فرمایا ہے؟

☆......☆......☆......☆

نصر اللہ خاں ناصر

قناعت ایک لازوال دولت

ہماری روزمرہ زندگی ہمارے ماحول اور ہماری معاشی اور معاشرتی زندگی میں یہ بات بڑی نمایاں ہے اور اکثر دیکھنے میں آتی ہے کہ بعض دنیوی طور پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مالامال ہیں اور بعض ان سے محروم۔ بعض لوگ بظاہر اچھے بھلے دکھائی دیتے ہیں مگر کسی تکلیف اور دکھ کا اظہار نہیں کرتے اور بعض ایسے ہیں کہ وہ بظاہر سفید پوشوں سے کم تو نہیں ہوتے مگر اپنی تنگ دستی کا اظہار کرتے ہیں۔ معاشی اور معاشرتی اعتبار سے ہر ملک اور ہر قوم میں ایسے طبقات نظر آتے ہیں۔ مگر یہ امن و سکینت اس وجہ سے تلپٹ ہو جاتا ہے کہ بعض لوگ حرص و آز اور حسد کی آگ سینوں میں دبائے ہوتے ہیں۔ اور یا پھر ایسی سعی لاحاصل کرتے ہیں کہ راتوں رات متمول ہو جائیں۔ اور دوسروں کو بتا سکیں کہ ہم پیچھے نہیں ہیں۔ پھر اگر کہیں محرومی نے انتقام کو جنم دیا تھا تو انتقام کی آگ بھڑکتی ہے اور معاشرہ میں امن و سکون عنقا ہو جاتا ہے۔

یہ صورت حال جس سے پیار اور محبت کے انسانی رشتے نابود ہو رہے ہیں ایک فرد کے دوسرے فرد اور ایک قوم کے دوسری قوم سے نفرت کے جذبات پنپ رہے ہیں۔ اور یہ نفرتیں گھمبیر مسائل پیدا کر رہی ہیں۔ اس کا ایک نہایت عظیم الشان حل حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے پیش فرما دیا ہے۔ آپ نے فرمایا القناعۃ لا یفنٰی یعنی قناعت پر کوئی فنا نہیں۔ یعنی قناعت وہ لازوال دولت ہے جو ہمیشہ ساتھ رہنے والی ہے۔ قناعت کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی عطا پر صبر و شکر کرنا۔ اور ایسی بے نیازی اختیار کرنا کہ دوسروں کے پاس نعماء و عطایاء خداوندی کا کوئی لالچ یا حرص نہ رکھنا اور اپنی بے نیازی سے دنیا سے تعلق توڑ لینا۔ یہ وہ عظیم صفت ہے جس سے انسان اپنی اس حالت جس پر وہ ہے مطمئن اور قانع رہتا ہے۔ اور اس سے بے نیازی کی کیفیت بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو محبت الٰہی اور انسانوں سے محبت کا ذریعہ ہے۔ اس کی تفصیل حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 5 جولائی 1996ء (بمقام واشنگٹن۔ امریکہ) میں بیان فرمائی۔ جس سے ایک اقتباس درج ذیل ہے۔ آپ نے فرمایا=

"دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا"۔ اور جہاں تک بنی نوع انسان کی محبت کا تعلق ہے فرمایا جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے"۔ اب یہ دو بڑی گہری حکمت کی باتیں ہیں تعلق باللہ اور تعلق بالناس۔ یعنی ہم جنس لوگوں سے تعلق بڑھانا ہو تو یہ طریق ہے اور خدا سے تعلق بڑھانا ہو تو وہ طریق ہے۔ خدا کے تعلق میں یہ نہیں فرمایا کہ جو خدا کا ہے اسے مانگنا چھوڑ دو اور اس کی حرص ترک کر دو۔ بلکہ وہاں کچھ اور بات فرمائی ہے جس کی طرف میں واپس آتا ہوں۔ بنی نوع انسان کے پاس جو کچھ ہے اس کی حرص چھوڑ دو اور یہ خدا اور بنی نوع انسان کے رجحانات کے اندر جو نمایاں فرق ہے یہ اس کو ظاہر کرنے والی بات ہے۔ اگر آپ کی نظر کسی کی دولت کسی کے محل کسی کے مکان کسی کی عورت پر لگ جائے تو وہ ہمیشہ آپ کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کرے گی۔ کیونکہ انسان فطرتاً کنجوس ہے۔ اور پسند نہیں کرتا کہ اس کی چیز پر کسی کی نظر لگ جائے۔"

"....... ہر ایسے شخص سے جو اس کی چیزوں کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور حرص کی نگاہ سے اس کی ملکیت کو دیکھتا ہے اس کو طبعاً اس سے ایک خطرہ محسوس ہوتا ہے اور خطرے کے مطابق ایک قسم کی بیگانگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یا نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ ...... اگر آپ بنی نوع انسان کی چیزوں سے بنی نوع انسان کی مملوگ سے جن کے وہ مالک ہیں ان سے غیر معمولی حرص کا تعلق توڑ لیتے ہو تو ساری دنیا سے حرص کا تعلق توڑ لیتے ہو۔ تم دنیا سے حرص کا تعلق توڑ لو۔ بے نیاز ہو جاؤ تو خدا تمہارا ہو جائے گا۔ وہ تم سے پیار کرنے لگے گا....... لوگوں کی ملکیتوں سے وہ نعمتیں جو جو خدا نے ان کو عطا فرمائی ہیں۔ ان نعمتوں سے حرص کا تعلق کاٹ لو۔ یہ بے نیازی ہے۔ پس بے نیازی ایک عظیم دولت ہے۔ اس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ بے نیازی سے زیادہ متمول کرنے والی اور کوئی چیز نہیں اور بے نیازی میں غیر کی چیز کو غیر کا سمجھنا اور اس پر جلن محسوس نہ کرنا یہ سب سے پہلی سچی علامت ہے کہ آپ کو واقعتاً اس کی حرص نہیں ہے۔"

پس قناعت و بے نیازی وہ صفت ہے جس سے فرد اور قوم حرص اور لالچ اور حسد اور بغض کی آگ سے محفوظ رہتے ہیں۔ ایک طرف بنی نوع انسان کی محبت انہیں ملتی ہے تو دوسری جانب محبت الٰہی کے مسافر ٹھہرتے ہیں۔

آیئے ہم اس راہ سے دنیا کو امن و سکینت کا گہوارہ بنا دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم

سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

ایک معروف تیراک غلام عباس مندرانی صاحب رود سنگھڑ تیر کر عبور کرتے ہوئے کی وفات کے متعلق تفصیلی مضمون پڑھا۔ مضمون نگار نے بتایا کہ وہ بڑے مشاق تیراک تھے بلکہ (51-52) اکیاون باون کے سیلاب میں بہت ساری قیمتی جانوں کو بچانے کا سبب بنے مگر جب وقت آیا تو خود انہیں لہروں کی نذر ہو گئے۔ اتفاق سے انہی دنوں قادیان سے حکیم فضل الٰہی صاحب جو کہ سانپوں کے نہ صرف بڑے ماہر تھے ڈسے کا علاج بھی جانتے تھے اور اس سے بچاؤ کی تدبیر کے طور پر دم کیا کرتے تھے سالہا سال بڑی بے خوفی سے سانپوں کو پکڑنا ان کا محبوب مشغلہ رہا مگر جب آپ پر آخر آیا تو سانپ کے ڈسنے سے ہی اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ ان ہر دو واقعات سے کلام الٰہی کی ابدی صداقت ظاہر و باہر ہوتی ہے۔

"کوئی جان نہیں جانتی کہ وہ کل کیا کمائے گی اور کسی نفس کے علم میں نہیں کہ وہ کس زمین پر مرے گا"

جب یہ واقعات میری نظر سے گزرے تو معاً حضرت بانی سلسلہ کی ایک بابرکت نصیحت یاد آ گئی۔ آپ کے صاحبزادگان آپس میں گفتگو فرما رہے تھے ایک نے کہا "دولت اچھی" دوسرا بولا "نہیں علم اچھا" جب یہ بحث طول پکڑ گئی اور دونوں اپنے موقف پر ڈٹے رہے تو حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا "نہ علم اچھا نہ دولت بلکہ اس کا فضل اچھا" بلاشبہ اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تو نہ علوم کام آ سکتے ہیں نہ دولتیں کام آتی ہیں حضرت امام جماعت الرابع نے درس کلام الٰہی میں ایک بڑا ہی ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا تھا جس کا خلاصہ کچھ یوں بنتا ہے کہ ایک بادشاہ کے وزیر نے کہا کہ میں روزانہ دربار میں ایک اجنبی کو دیکھتا ہوں جو بڑی عجیب نظروں سے صرف مجھے ہی گھورتا رہتا ہے میرا دل کہتا ہے کہ وہ عزرائیل ہے معلوم ہوتا ہے کہ میرا وقت قریب آن پہنچا ہے۔ وزیر کی گھبراہٹ اور خوف کو محسوس کرتے ہوئے بادشاہ نے اسے مشورہ دیا کہ ایک قافلہ چین کی طرف کوچ کرنے والا ہے تم راتوں رات اس قافلہ کے ساتھ اس علاقہ سے نکل جاؤ مگر عجیب خدا کی قدرت دیکھئے کہ جب اس وزیر نے ساحل پر قدم رکھا تو آگے اسی شخص پر نظر پڑی جو دربار میں اسے ٹکٹکی باندھے دیکھا کرتا تھا اور جس سے ڈر کر وہ بھاگا تھا اور اپنا علاقہ چھوڑ کر چین بھاگ آیا تھا اور جو اجنبی اسے گھورا کرتا تھا وہ یقیناً عزرائیل کی تجلی ہی تھی۔

اس نے وزیر کو یہ کہتے ہوئے اس کی روح قبض کر لی۔ مجھے خدا نے یہ کہا اس وزیر کی چین کے فلاں ساحل پر روح قبض کرنی ہے میں حیران تھا اور روز تمہیں بادشاہ کے دربار میں پاتا تھا میں حیران تھا کہ حکم کس طرح پورا ہو گا۔ اب تم اسی جگہ پہنچ گئے ہو۔

موت ایک اٹل حقیقت ہے ہر ذی روح کو آخر فنا ہونا ہے مندرجہ بالا واقعات سے یہ حقیقت خوب عیاں ہوتی ہے موت کا ایک وقت مقرر ہے جب فیصلہ کی گھڑی آ جاتی ہے تو بڑی بڑی محفوظ کشتیوں کو کنارا نہیں ملتا۔

مجھے یاد ہے 1965ء کی جنگ کے حوالے سے اخبار میں ایک مضمون چھپا تھا کہ ایک فوجی محاذ جنگ سے بھاگ کر گھر آ گیا اس کی ماں نے بڑے اچھے طریقے سے استقبال کیا اور اسے کمرے میں سلایا اس کمرے میں جس کو بہت محفوظ سمجھا جاتا تھا اور کہا اچھا ہوا تم جان بچا کر آ گئے خدانخواستہ کوئی گولی تمہیں لگ سکتی تھی، تم توپ کی زد میں آ سکتے تھے یا اور کسی طرح تمہاری جان کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ اب خدا کی تقدیر ملاحظہ کیجئے۔

جس محفوظ کمرے میں ماں نے اپنے بیٹے کو چھپا کر سلایا تھا اس کو وہاں ایک سانپ نے ڈسا اور وہ مر گیا۔

چند سال پیشتر ایک اخبار میں ایک واقعہ بیان کیا گیا تھا واقعہ بیان کرنے والا لکھتا ہے کہ "میں راولپنڈی سے مظفر آباد جانے والی، بس میں سوار ہوا اور ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ میں جگہ ملی تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان اور آ گیا اور اس نے ڈرائیور سے اصرار کے ساتھ مطالبہ کیا کہ مجھے فرنٹ سیٹ پر جگہ دی جائے۔ ڈرائیور نے بہت سمجھایا کہ اس سے پہلے سواری سیٹ پر بیٹھی ہوئی ہے مگر اس نوجوان کا جواب تھا میں نے جانا ہی اس سیٹ پر ہے جب میں نے محسوس کیا کہ جھگڑا طول پکڑ رہا ہے تو میں خود اٹھ کر پیچھے جا بیٹھا وہ نوجوان بڑے طمطراق کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر براجمان ہو گیا حقیقت میں خدا کی تقدیر کے فرشتے اسے موت کی وادی میں دھکیلے جا رہے تھے۔ ابھی آدھا سفر بھی طے نہ ہوا تھا کہ بس ایک ٹرک کے پیچھے جا لگی جس پر سریا لادا گیا تھا ایک سریا اس نوجوان کے آر پار ہو گیا اور وہ راہی ملک عدم ہو گیا"

ایک جہاز کے حادثے کا واقعہ بھی احباب کے ذہنوں میں تازہ ہو گا کہ ایک جہاز کریش ہو گیا دو بھائی معجزانہ طور پر اس طرح محفوظ رہے کہ وہ جہاز کی روانگی کے بعد پہنچے اس معجزے پر سبھی حیران تھے چند ہفتوں کے بعد ایک حادثے میں وہی دونوں بھائی جاں بحق ہوئے باقی سب محفوظ رہے۔ کراچی کا وہ واقعہ بھی ابھی احباب کے ذہنوں میں تازہ ہو گا کہ ایک اخباری خبر کے مطابق ایک مزدور دو تین منزلہ عمارت سے نیچے گرا اور معجزانہ طور پر محفوظ رہا۔ ٹھیکیدار نے ایک سو روپیہ اسے تھمایا اور کہا کہ جاؤ اور مٹھائی خرید کر لوگوں میں تقسیم کر دو۔ ابھی سو روپیہ اس کے ہاتھ میں ہی تھا کہ وہ مزدور سڑک پار کرتا ہوا ہلاک ہو گیا۔

ان تمام واقعات کا مقصد یہ ہے کہ ہر وقت آخرت کا فکر کرتے رہنا چاہئے۔ یہ دنیا مسافر خانہ ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

بلاوا کسی وقت بھی آ سکتا ہے۔ سرور دو عالم نے کیا خوب کہا ہے۔

"اس دنیا میں میری مثال ایک مسافر کی طرح ہے جو لمبے سفر پر جا رہا ہو اور تھوڑی دیر کو ستانے کے لئے ایک درخت کے نیچے بیٹھ جائے۔ یہ دنیا چند روزہ ہے ہر لمحہ بامقصد گزارنا چاہئے' خدمت دین میں صرف ہونا چاہئے اس ابدی صداقت کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے کس خوبصورتی سے شعر میں ڈھالا ہے۔

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

☆......☆......☆......☆

صبوحی ناصر

گرمی سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر

اگرچہ یہ موسم دیگر موسموں کے مقابلے میں شدید ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ کچھ ایسی احتیاطی تدابیر بھی اختیار کرنی چاہئے جن سے نہ صرف گرمی سے بچا جا سکے بلکہ اس کی شدت کے اثر کو خاطر خواہ حد تک کم بھی کیا جا سکے۔ چند احتیاطی تدابیر مندرجہ ذیل ہیں۔

سب سے پہلے تو یہ کوشش کریں کہ جس حد تک ممکن ہو دھوپ میں باہر مت نکلیں۔ اور جب ضروری ہو باہر نکلتے وقت سر پر کوئی کپڑا مثلاً تولیہ یا رومال وغیرہ لے لیں۔ اسی طرح سکولوں سے چھٹی کے وقت بھی طالب علم اپنے ہمراہ کوئی ایسا انتظام مثلاً ٹوپی یا رومال وغیرہ ضرور رکھیں تاکہ دھوپ میں نکلتے ہوئے سر ڈھانپا جا سکے۔ اس سے دھوپ کی شدت سے کافی حد تک بچاؤ ممکن ہے۔

دن کے وقت دھوپ میں سورج کی شعاعوں سے براہ راست بچنے کے لئے دھوپ کا چشمہ لگانا مفید ہے۔ اس سے نہ صرف آنکھوں کو ٹھنڈک کا احساس ہو گا بلکہ گرمی کی شدت کا اثر آنکھوں پر نہیں پڑے گا۔ کیونکہ سخت گرمی سے آنکھوں میں پانی آنے لگتا ہے اور نظر چندھیا جاتی ہے۔

گرمیوں میں جسم میں گرمی اور تیزابیت پیدا ہونے کی صورت میں آنکھوں کی رنگت پیلی پڑ جاتی ہے۔ سر میں درد رہنے لگتا ہے۔ جسم میں کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے۔ سخت گرمی کی صورت میں یرقان ہونے کا بھی خدشہ رہتا ہے۔ ایسی صورتحال میں پانی کا زیادہ استعمال جسم میں گرمی کے اثر کو زائل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ نارمل صورت میں ایک صحت مند انسان کم از کم دس سے بارہ گلاس اوسطاً پانی پیتا ہے لیکن گرمیوں میں پانی کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جسم سے فالتو پانی کا اخراج پسینے کی صورت میں تیزی سے ہوتا ہے۔ لہٰذا جسم کو پانی کی ضرورت محسوس ہوتی رہتی ہے۔ ٹھنڈے مشروبات' پھلوں کے جوس' دودھ یا دہی کی لسی وغیرہ نہ صرف گرمی کے اثر کو زائل کرتے ہیں بلکہ جسم میں پانی کی ضرورت کو بھی پورا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ روزانہ صبح سویرے غسل کی عادت اپنا لی جائے تو اس سے تمام دن انسان تروتازہ اور چاق و چوبند رہتا ہے۔ اور گرمی بھی کم محسوس ہوتی ہے۔

گرمیوں میں ہلکے اور ٹھنڈے رنگوں کے لباس آنکھوں کو بھلے معلوم ہوتے ہیں اور ان سے گرمی کی شدت میں کمی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً سفید' آسمانی' دھانی' ہلکا جامنی' ہلکا فیروزی' گلابی وغیرہ۔ اس کے علاوہ سردیوں کی نسبت گرمیوں میں کھلے اور ڈھیلے ڈھالے لباس استعمال ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں کھانے کے Menu میں بھی گرمیوں میں ایک خاص تبدیلی محسوس ہوتی ہے۔ گوشت چونکہ جسم میں گرمی اور حرارت پیدا کرتا ہے لہٰذا گرمیوں میں لوگ سبزیوں اور دال کو ترجیح دیتے ہیں یا اگر گوشت پکایا بھی جاتا ہے تو ساتھ میں کسی سبزی کو شامل کر لیا جاتا ہے جس سے نہ صرف گوشت کی گرمی زائل ہو جاتی ہے بلکہ سالن میں نیا ذائقہ پیدا ہو جاتا ہے اس کے علاوہ دہی' رائتہ' کچی سبزیوں کا سلاد وغیرہ بھی نہ صرف دسترخوان کی زینت میں اضافہ کرتے ہیں اور بھوک بڑھاتے ہیں بلکہ سالن میں شامل مصالحہ جات کی تیزابیت کو بھی ختم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک اور اہم نکتہ جس کی طرف بظاہر بہت کم لوگ توجہ دیتے ہیں لیکن اس کے فوائد بے شمار ہیں' وہ ہے شجرکاری' پودے لگانے سے نہ صرف آپ کے اردگرد کا ماحول خوشگوار' تروتازہ اور آلودگی سے پاک ہو گا بلکہ اس سے گرمی کی حدت میں خاطر خواہ کمی بھی پیدا ہو گی۔ یہ بات تو سبھی جانتے ہیں کہ درخت ماحول میں ٹھنڈک پیدا کرتے ہیں اور بارشوں میں اضافے کا اہم ذریعہ بھی ہیں تو یہ بات صاف ظاہر ہے کہ جتنے زیادہ درخت لگائے جائیں گے اسی قدر ماحول سے گرد و غبار' آلودگی' گرمی اور حبس کم ہو گا اور نتیجتاً ماحول میں ٹھنڈک' صفائی اور تازگی کا خوشگوار احساس پیدا ہو گا۔ لہٰذا اپنے گھروں میں پودے لگائیں تاکہ نہ صرف آپ کا گھر خوبصورت نظر آئے بلکہ اردگرد کا ماحول بھی خوشگوار تاثر چھوڑے۔

☆......☆......☆......☆

حکیم محمد رفیع ناصر

چند ضروری نسخے

سفوف مقوی دماغ چاروں مغز دو چھٹانک۔ مغز بادام چار چھٹانک خشخاش 1 چھٹانک۔ مرچ سیاہ ایک تولہ۔ کھانڈ پانچ چھٹانک۔ سفوف بنا لیں۔ ایک تولہ رات کو سونے سے قبل ہمراہ دودھ چالیس یوم تک استعمال کریں۔

سفوف مفرح قلب دھنیا ایک تولہ۔ زہر مہرہ خطائی' بادیاں' الائچی کلاں چھ چھ ماشہ۔ مقدار خوراک تین رتی دن میں دو تین بار ہمراہ عرق گاؤزبان۔

اعصابی کمزوری کچلہ مدبر' فلفل دراز' زنجبیل' ہم وزن۔ گولیاں بقدر ایک رتی۔ کھانے کے آدھ گھنٹہ بعد ہمراہ دودھ۔

بواسیر تخم ترب' مغز بکائن' مغز نیم' رسونت' گیرو ہم وزن۔
دو رتی ہمراہ آب تازہ دن میں دو بار۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 18 مئی 1998ء

12-25 رات- چلڈرنز کارنر- تعلیم اور تفریح- سانگرہ پاکستان-
1-00 رات- درس القرآن 97-1-28
2-35 رات- مذاکرہ- پنڈت لیکھرام-
3-25 رات- چینی زبان سیکھئے-
4-45 رات- چلڈرنز کارنر- تعلیم و تفریح- سانگرہ پاکستان-
5-10 صبح- لقاء مع العرب-
6-15 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن- یو- ایس- اے مجلس سوال وجواب-
7-10 صبح- اردو کلاس-
8-30 صبح- چینی زبان سیکھئے-
8-55 صبح- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
9-45 صبح- چلڈرنز کارنر- تعلیم و تفریح سانگرہ- پاکستان-
10-00 صبح- درس القرآن- 97-1-28- بیت الفضل- لندن-
12-45 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-00 دوپہر- اردو کلاس-
3-00 دوپہر- سپورٹس- ڈاکٹر عبدالسلام کبڈی ٹورنامنٹ- فائنل-
4-30 سہ پہر- نارویجئین زبان سیکھئے-
7-00 شام- ہومیو پیتھی کلاس-
8-10 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

منگل 19-1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر-
1-10 رات- ملاقات- دینی تعلیم- روحانی خزائن-
1-40 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی پہلی چودہ ممبران لجنہ اماء اللہ سے ملاقات-
2-05 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
3-25 رات- نارویجئین زبان سیکھئے-
4-45 رات- چلڈرنز کارنر- ملاقات-
5-05 صبح- لقاء مع العرب-
6-15 صبح- سپورٹس- ڈاکٹر عبدالسلام کبڈی ٹورنامنٹ- فائنل-
7-00 صبح- اردو کلاس-
8-05 صبح- نارویجئین زبان سیکھئے-
8-50 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- ملاقات-
11-15 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ 18-10-96
12-15 دوپہر- دینی تعلیم- روحانی خزائن-
12-45 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- پہلی
چودہ ممبران لجنہ اماء اللہ سے ملاقات-
1-10 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-15 دوپہر- اردو کلاس-
3-20 دوپہر- طبی معاملات- یرقان-
4-30 سہ پہر- فرنچ زبان سیکھئے-
7-15 شام- ترجمۃ القرآن کلاس- (98-5-19)-
8-20 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

بدھ 20- مئی 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
1-05 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ
1-40 رات- اراؤنڈ دی گلوب-
2-05 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
3-10 رات- حکایات شیریں-
3-20 رات- فرنچ زبان سیکھئے-
4-40 رات- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
5-05 صبح- لقاء مع العرب-
6-20 صبح- طبی معاملات یرقان-
7-50 صبح- اردو کلاس-
8-00 صبح- فرنچ زبان سیکھئے-
8-30 صبح- حکایات شیریں-
8-40 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
0-45 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
12-20 دوپہر- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
12-30 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
1-05 لقاء مع العرب-
2-05 دوپہر- اردو کلاس-
3-10 دوپہر- گفتگو مسز ایلی سن نائٹ-
7-20 شام - ترجمۃ القرآن کلاس 20-5-98
8-25 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

جمعرات 21- مئی 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- ملاقات-
1-10 رات- المائدہ- آلو پالک کی روٹی-
1-25 رات- پیرہن-
2-00 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
4-40 رات- چلڈرنز کارنر- ملاقات-
5-10 صبح- لقاء مع العرب-
5-45 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
6-10 صبح- اردو کلاس-
7-50 صبح- ترجمہ القرآن کلاس-
11-05 صبح- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ 96-2-9-
12-05 دوپہر- المائدہ-
12-20 دوپہر- لقاء مع العرب-
1-25 دوپہر- اردو کلاس-
2-30 دوپہر- کوئز- تاریخ احمدیت-
3-15 دوپہر- درثمین- نظموں کا صحیح تلفظ-
4-30 سہ پہر- ڈچ زبان سیکھئے-
7-00 شام- ہومیو پیتھی کلاس-
8-10 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو اطلاع دیتے ہیں کہ سلسلہ کے قدیم، مخلص اور بزرگ خادم محترم ملک صلاح الدین صاحب قادیان گزشتہ دس بارہ روز سے کمر درد کے باعث شدید بیمار ہیں۔ اسی طرح ان کی اہلیہ محترمہ بھی شدید بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ اور جملہ پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب عیدالاضحیٰ کے دن گھر میں پھسل کر گر گئے تھے۔ اور بائیں گھٹنے کی چپنی ٹوٹ گئی تھی۔ خدا کے فضل سے اب روبصحت ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو مورخہ 98-5-21 کو پلستر اتر جائے گا۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی معذوری سے محفوظ رکھے اور شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی محمود احمد صاحب والٹن لاہور کا مورخہ 98-5-9 کو پتے کا اپریشن رشید کمپلیکس ڈیفنس لاہور میں ہوا ہے۔

○ مکرم حافظ بشیر احمد صاحب آف سیالکوٹ اپنی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

○ مکرمہ سائراں بی بی صاحبہ اہلیہ مستری محمد یوسف سائیکل ورکس دارالنصر شرقی ربوہ پیروں اور جسم میں سوزش کی وجہ سے بیمار ہیں۔

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

آسامیوں کی ضرورت ہے

○ Philips consumer Electronics کے نیویارک آفس کو مندرجہ ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے۔
(1) ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ریسرچرز
(2) سافٹ ویئر انجینئرز
(3) ہارڈ ویئر انجینئرز
(4) مینجمنٹ سٹاف
(5) آپریشن سٹاف وغیرہ وغیرہ

خواہش مند افراد مندرجہ ذیل Internet WEB Stte پر جا کر مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔
http: // www. Philips- briarcliff com.
نیز رابطہ کے لئے درج ذیل E-Mall Address پر Mall بھی کر سکتے ہیں۔
Te @ philips- briarcliff com
(ناظر امور عامہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ سائراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز صاحب جو مکرم چوہدری غلام احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ 27 ج-ب کلاں تحصیل و ضلع فیصل آباد کی والدہ تھیں مورخہ 10 مئی 1998ء کو صبح تین بجے بعمر 100 سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ ان کا جسد خاکی ساہیوال سے ربوہ لایا گیا مورخہ 11 مئی 1998ء بعد ظہر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے ان کا جنازہ پڑھایا اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں قطعہ نمبر 26 میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا لطیف احمد صاحب کاہلوں ناظم تشخیص جائیداد نے دعا کروائی۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مشتاق عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ فاروقیہ (ٹیکسلا) مورخہ 5 مئی 1998ء بقضائے الٰہی بعمر 84 سال وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور 6 مئی بعد از نماز عصر نماز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت مبارک میں پڑھائی۔

بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم شیخ محمد نعیم صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔

موصوف ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ روہڑی ضلع سکھر میں بطور سیکرٹری مال فرائض ادا کرتے رہے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ نجمہ عزیز صاحبہ زوجہ مکرم شاہد وسیم احمد صاحب وصیت نمبر 19658 نے 1969ء میں وصیت کی تھی 1984ء کے بعد سے ان کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا کوئی ان کا عزیز پڑھے کو ان کے بارہ میں دفتر کو اطلاع دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 14 مئی 1998ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

جمعہ 15 مئی غروب آفتاب	7-01
ہفتہ 16 مئی طلوع آفتاب	5-08

بھارت نے عالمی احتجاج مسترد کرتے ہوئے دو مزید دھماکے کر دیئے ہیں۔ بھارت نے کہا ہے کہ ٹارگٹ پورا کر لیا ہے۔ اب مزید دھماکے نہیں کئے جائیں گے۔ امریکی پابندیوں اور عالمی برادری کے احتجاج کی پرواہ نہیں ہے۔

امریکی صدر بل کلنٹن نے بھارت کے خلاف پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ امریکی محکمہ دفاع نے بھارت کے ساتھ فوجی تعاون کا پروگرام ختم کر دیا ہے اسی طرح جاپان نے ایک ارب ڈالر سالانہ کی امداد بند کرنے اعلان کیا ہے۔ عالمی طاقتوں نے بھارت کے خلاف شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اقتصادی و فوجی پابندیاں لگانے پر اتفاق کیا ہے۔ تاہم فرانس اور روس متفق نہیں ہیں۔ سویڈن نے بھارت کی امداد منسوخ کر دی ہے۔ ناروے اور نیدرلینڈ نے امداد منجمد کر دی۔ جرمنی نے پابندی لگانے پر غور شروع کر دیا ہے۔

امریکہ کے صدر نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ جوابی دھماکہ نہ کرے۔ امریکی صدر بل کلنٹن نے وزیراعظم نواز شریف سے فون پر رابطہ کیا اور ایٹمی بھارتی دھماکوں سے پیدا شدہ صورت حال کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا۔ میاں نواز شریف نے کہا کہ اپنی سلامتی کو ترجیح دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ بھارتی دھماکوں سے عالمی امن اور پاکستان کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ امریکی صدر نے بھارتی ایٹمی دھماکوں کو خوفناک قرار دیا ہے۔

چین نے کہا ہے کہ وہ بھارت کے تازہ ترین دھماکوں کے بارے میں باریک بینی سے غور کر رہا ہے۔ اور اس پر اپنے رد عمل کا اظہار سوچ سمجھ کرے گا۔

امریکی اخبارات نے بھارتی دھماکوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ چین اور پاکستان بھی ایٹمی دوڑ میں شریک ہو جائیں گے۔ بھارتی دھماکوں نے علاقائی اور بین الاقوامی سلامتی کو خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ اخبارات کی شہ سرخیوں میں مذمت اور تشویش کا پہلو غالب رہا۔ کینیڈا کے اخبارات نے بھی بھارتی دھماکوں کو نمایاں کوریج دی ہے۔

مغربی سفارت کاروں نے کہا ہے کہ پاکستان کے پاس بھارت کو جواب دینے کے لئے وسائل نہیں ہیں۔ خفت سے بچنے کے لئے چین سے مدد مانگے گا۔ جو امریکہ سے تعلقات کی وجہ سے نہ دے گا۔

لشکر طیبہ کے مجاہدین نے ایک بھارتی کرنل سمیت 92 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔

انڈونیشیا کی سب سے بڑی اسلامی تنظیم نے انڈونیشیا کی فوج سے اپیل کی ہے کہ طلباء پر تشدد نہ کیا جائے۔

مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ انڈونیشیا کے صدر سہارتو اقتصادی بحران پر قابو پا لیں گے۔

الجزائر میں اسلامی شدت پسندوں نے 22۔ افراد قتل کر دیئے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کی زیر صدارت کابینہ کی دفاعی کمیٹی کا اہم اجلاس ہوا۔ جس میں فوجی قیادت کے علاوہ مایہ ناز سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے بھی شرکت کی۔ ایٹمی دھماکہ کے سلسلہ میں سائنسدانوں کو تیار رہنے کا سگنل دیا گیا ہے۔ عالمی سطح پر موثر کارروائی نہ ہوئی تو پاکستان بھرپور جواب دے گا۔

لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ نے سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور ان کی والدہ نصرت بھٹو کے قابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔ جبکہ آصف زرداری کو جیل میں ہونے کی وجہ سے نوٹس جاری کیا گیا ہے۔

پاکستانی تاجروں نے حکومت کو پیشکش کی ہے کہ فوری ایٹم بم بنائے۔ اخراجات ہم برداشت کریں گے۔

امریکہ کی خفیہ ایجنسی کے جاسوس طیاروں نے پاکستان کے رد عمل کے پیش نظر کہوٹہ لیبارٹریز اور دیگر اہم نیوکلیاتی تنصیبات کی مسلسل نگرانی شروع کر دی ہے۔

بشپ آف لاہور نے کہا ہے کہ اگر مسیحی بستیاں جلانا بند نہ کی گئیں تو ہم اپنے تحفظ کے لئے "سپاہ مسیحا" بنانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ 295 سی اقلیتوں کو ڈرانے دھمکانے اور غلام بنانے کا لائسنس ہے۔

295 سی کے خلاف تمام سرکاری مسیحی ملازمین 15۔ کو ہڑتال کریں گے۔ جو 295 سی کے خاتمہ تک جاری رہے گی۔

انسانی حقوق کی علمبردار عاصمہ جہانگیر نے توہین رسالت کے قانون کو "فتنوں کا باعث قرار دیا ہے بشپ جان جوزف کی ہلاکت معمولی واقعہ نہیں۔ ترقی پسند عناصر کے لئے سانحہ ہے۔

فیصل آباد کے علماء اور تاجروں نے کہا ہے کہ بشپ جان جوزف کو سازش کے تحت قتل کیا گیا ہے۔ تحفظ ناموس رسالت قانون میں ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی۔

توہین رسالت قانون کے تحفظ کے لئے چیچہ وطنی ٹوبہ ٹیک سنگھ اور سمندری میں مکمل ہڑتال رہی فیصل آباد اور جھنگ میں جمعہ کو یوم احتجاج منایا جائے گا۔ جبکہ لاہور میں ہفتہ کو احتجاجی جلسے ہوں گے۔

مانسہرہ میں ایک حوالاتی کی تھانہ میں ہلاکت کے بعد ہنگامہ آرائی ہوئی۔ جلاؤ گھیراؤ اور ہنگامے کرکے سرکاری عمارتوں پر حملے کئے گئے۔ پولیس فائرنگ سے 4۔ افراد مزید ہلاک ہو گئے۔ مظاہرین نے ڈی سی اور ایس پی کی رہائش گاہ پر حملہ کیا۔ ایس پی آفس، ہوٹلوں، یوٹیلٹی سٹور۔ پٹرول پمپ اور سینماہا کو آگ لگا دی گئی ہے۔ تین بینکوں کو نقصان پہنچا۔ پولیس اہلکاروں سمیت متعدد افراد زخمی ہو گئے ہیں۔

واپڈا پر چاروں صوبوں نے عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے اور اس کی وجہ جعلی اور غلط بلنگ ہے۔ پچھلے برس واپڈا نے غلط بلنگ کے ذریعے سندھ کو ساڑھے سات ارب کا نادہندہ قرار دیا تھا۔ وفاقی حکومت نے تحقیقاتی کمیٹی قائم کی۔ جس کے نتیجے میں 6 بل غلط ثابت ہوئے۔ اور کمیٹی نے واپڈا کے خلاف فیصلہ دے دیا۔

خان گڑھ میں ایک شیعہ رہنما کو دہشت گردوں نے قتل کر دیا ہے۔

اعلان

○ خلافت لائبریری میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بچوں کے مطالعہ کے لئے ایک بہت اچھا سیکشن قائم ہے جو بعد دوپہر ایک بجے سے شام سات بجے تک کھلا رہتا ہے۔ ربوہ کے واقفین نو بچوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنا عمومی مطالعہ وسیع کرنے کے لئے اس سیکشن سے بھرپور استفادہ کریں۔
ممبر بننے کے لئے دس روپے سالانہ فیس ہے۔

(وکالت وقف نو)

اطلاع

○ مورخہ 13 مئی 1998ء کے الفضل کے شمارہ میں بعض مجبوریوں کی وجہ سے صفحہ 3، 4 شامل نہیں کئے جا سکے۔

(ادارہ)

ضروری اعلان

○ امراء کرام، صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 27 مئی یوم قدرت ثانیہ کی مناسبت سے اپنے حلقہ میں پروگرام منعقد کر کے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں۔ اور اپنی رپورٹ ارسال فرماویں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

SUZUKI Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں
کہول مہنیہ پر ایک ہفتے میں حاصل کریں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
ٹی وی۔ گیزر۔ پنکھے۔ وی سی آر
بھی دستیاب ہیں
رابطہ — انعام اللہ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680، 7231681، 7223204، 7353105

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز۔ ربوہ میں داخلے جاری ہیں۔
مورخہ 20 مئی 98 سے نئی کلاسز شروع ہو رہی ہیں۔ اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز میں داخلے جاری ہیں ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید ترین Pentium 166 کمپیوٹرز اور مکمل ائرکنڈیشنڈ لیبارٹری ☆ مستحقین، شاندار تعلیمی ریکارڈ رکھنے والوں اور واقفین کیلئے نصف فیس کی سہولت۔ ڈپلومہ / کورس کے دوران بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ بھی سکھائی جاتی ہے۔
مزید معلومات بذریعہ فون: 212034 یا کالج واقع 23- شکور پارک۔ ربوہ آکر حاصل کی جا سکتی ہیں۔
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے۔

جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات مدر ٹنکچرز، پوٹنسیاں، بائیو کیمک ادویات، گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز۔ خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے۔
کیور ریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون 771-213156۔ فیکس (04524-212299)

پتہ بیرون